ص

نچ پٹھی ہے بیوہ عباس
سکینہ ہے آئی میری ٹوٹی آس
ڈورہ ملوقوی بحالت یاس
چیت چاو بیلی دی زینب یاس
تا گیئی ہوتی تا سیکو بیچیس
فرنجائی اگر امام حسینؑ

ش

نچ جھو بگار کربلا میرا
نچ جھو تا یرگا بڑا میرا
سگی تا وارث فجر جدا میرا
مل سدھار گیا تا خدا میرا
آفت دی گوسیہ پر جوادیلی
نچ شتیہی ددب جا دیلی

س

نچ تیر تا کرٹ تا حلا
نچ جھو تا رسیر رئیس العبا
نچ جل جا یرگا بیہ جھنبہ میرا
نچ جیش جا یرگلی بیہ میرے ردا
زرت پر گجلو تا وشاہی تا ہے
نچ موسن بیوں اور تیا ہی تا ہے

۱۳

ثابت ہو تا کہ اوسکو ستانے ہیں مدعی
حق ہین مدام جنگ پہ فرماتے ہی نبی
زہرا ہی نور چشم مری بلکہ جان و جی
آزردہ ہوتا اوسکی ہی آزردگی مری

فرزند خاص میری خدا کی قسم ہی
ہین ہو خدا کا دوست شفیع امم یہ ہی

۱۴

جو دن کہ ہوگا روز قیامت کا آشکار
جبار و نظر فرسی او ٹھیگی او اک کبیر و دار
ٹہری گا تخت عدل پہ خلاق روزگار
میزان میں تولی جاینگے اعمال بیشمار

سب نیک و بد قریب ترازو کی ہوینگے
چاہیں گے حق سے عذر گنہ اور روئینگے

۱۵

کانپینگے پاؤن خوف سے کر سکینگی آنکھ بند
ہوگی زیادہ مہر سے تابش ہزار چند
منہہ سے کسی کے ہو نسکیگی کچھ صدا بلند
دیگا گواہی جرم کی ہر ایک بند بند

بخشش کے ہونگے از رب کو قبول کی
اعدا کریں سلوک یہ اوس دل ملول کی

۱۶

بس بعد میری اور تیری ای دختر نبی
یہہ بات تا بحشر رہی خلق جانی
چھینا حق بتول جفا ظالمون نے کی
جاگیر دی ہوئی یہی ہی کہ اوسی نہ دی

گھر فاطمہ کا ظلم سے تاراج کر دیا
مظلوم کو یتیم کو محتاج کر دیا

لوح محفوظ کی سب دیکھہ نگاری ملکوت

سنیون فلک ہائی قلم ہو گیا ہی تیرا تابوت

اوسکا عابد جو بجا ہی تو نہین اوسکو قوت

تسبیہ جاتا ہی منہ ہائی غیر کی درمیان چلا

ختم گیا ہین نبی مصیبت اسکا کلام

یہان جانی سی آہ تیرا حافظ ہی نام

یاد رکہہ اوسکو مقفا سکا کام

بہول جا عشرت دنیا کو تو رکہہ روتی

تا کہین روز فنا صاحب ایمان چلا

پہر نہین پہر ناہی تباہ

بہ عصیان ہاسکے لہو نہین پہر نگاہ

شبیر کی صدق سی کر مرکی ہو نگاہ

یار ہو جاوا سکندر کا بہی بیڑا الله

یاد مقصود کو واجب خالق سبحان چلا

تمام شد

کی ہمر

عباس سوی عباس

نکالا ہی عباس

شبیر نکالا ہی جانب سوی عباس

شبیر

ابہی